سپارہ ۱۲ الجزء الثاني عشر

۶۔ زمین میں چلنے والا کوئی بھی جاندار نہیں مگر اللہ کے ذمہ ہی اُس کا رزق ہے اور وہ اُس کی مستقل قرار گاہ اور عارضی قیام گاہ جانتا ہے۔ سب کچھ ایک روشن کردینے والی کتاب (- تقدیر الہی) میں موجود ہے۔

۷۔ وہی (اللہ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ ادوار میں پیدا کیا ہے اور اُس (کی حکومت) کا عرش پانی پر (بھی) ہے تاکہ وہ ظاہر کر دے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے۔ اگر تم کہو: تمہیں موت کے بعد پھر زندہ کر کے اٹھایا جائے گا، تو جن لوگوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے وہ یقیناً کہیں گے یہ تو صریح جادو کی سی بات ہے۔

۸۔ اور یہ بھی قطعی امر ہے کہ اگر ہم اُن سے عذاب (کا نازل کرنا) ایک تھوڑے سے مقررہ وقت تک تاخیر میں ڈال دیں تو وہ ضرور کہنے لگیں: آخر کونسی بات اُسے روک رہی ہے۔ دیکھو! جس دن وہ (عذاب) اُن پر آئے گا تو وہ ایسا نہیں ہوگا کہ

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا
وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ
(۶۶)

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ
عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ
أَحْسَنُ عَمَلًا وَلَئِنْ قُلْتُمْ
مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ
مُبِينٌ (۷)

وَلَئِنْ أَخْرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ
إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ لَيَقُولُنَّ مَا
يَحْبِسُهُ ۗ أَلَّا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ

اُن سے دور کیا جائے اور جس (عذاب) کی وہ تحقیر کیا کرتے تھے وہ (آکر) انہیں گھیر لے گا۔

مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا
كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۸﴾

۹۔ اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کسی رحمت سے نواز کر پھر وہ اُس سے ہٹالیں تو وہ (اُس نعمت کی بازیابی) سے یکسر مایوس اور دوسری نعمتوں (کے بارے) میں یک قلم ناپسند ہو جاتا ہے۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ
نَزَعْنَا مَا مِنْهُ إِنَّهُ لَيَكُوفُ كُفُورًا
﴿۹﴾

۱۰۔ اور اگر کسی تکلیف کے بعد جو اُس پر آئی تھی اُسے کوئی نعمت عطا کر دیں تو (غافل ہو جاتا ہے اور) کہنے لگتا ہے: مجھ سے سب تکلیفیں دور ہو گئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ (ذرا سی بات پر) بہت اترانے والا، بہت فخر کرنے والا ہے۔

وَلَئِنْ أَذَقْنَاكَ نِعْمَاءَ بَعْدَ ضَرَاءٍ
مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتِ
عَنِّي إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورًا ﴿۱۰﴾

۱۱۔ مگر وہ لوگ ایسے نہیں ہوتے جو نیکیوں پر مداومت اختیار کرتے، بُرائیوں سے بچتے رہتے ہیں اور مناسب اعمال بجالاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے حفاظت اور بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

إِلَّا الَّذِينَ صَدَقُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۱۱﴾

۱۲۔ (اے نبی: کفار اپنی طرف سے سمجھتے ہیں کہ) جو (کلام) تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجا گیا ہے شاید تم اس کا کچھ حصہ چھوڑنے والے ہو اور یہ بھی کہ تمہارا سینہ اس (وحی) سے اُن کے اس قول کی وجہ سے تنگ ہو رہا ہے کہ کیوں اس (رسول) پر

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضُ مَا يُوحَىٰ
إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ
يَقُولُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كِتَابٌ
أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ۚ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ

کوئی خزانہ نہیں اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نہ آیا، (یہ ممکن نہیں اور یہ امر تم سے بعید ہے کیونکہ) تم تو صرف متنہ کرنے والے (رسول) ہو اور ہر بات کا کار ساز اللہ ہی ہے۔

۱۳۔ تو کیا وہ کہتے ہیں کہ اُس نے اس (قرآن) کو اپنے پاس سے گھڑ لیا ہے۔ (اس کے جواب میں) کہہ دیجئے: اگر تم (اپنے اس اعتراض میں) سچے ہو تو اس جیسی اختراء کی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جسے (بھی اپنی مدد کے لیے) بلا سکتے ہو بلا لو۔

۱۴۔ اگر وہ (تمہارا یہ مطالبہ) قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ (قرآن مجید) جو اتارا گیا ہے اللہ کے علم پر مشتمل ہے اور یہ کہ اس (خدائے برتر) کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا تم فرمانبردار بنو گے۔

۱۵۔ جو لوگ بس اس دنیا کا سرو سامان اور یہیں کی زینت چاہتے ہیں ہم یہیں ان کے اعمال (کے نتائج) انہیں پورے پورے دے دیتے ہیں اور اس میں ان کے ساتھ کمی نہیں کی جاتی۔

۱۶۔ (مگر) یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ ہی ہے اور جو کچھ انہوں نے اس (دنیا) کی

وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ
(۱۲)

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ^ط قُلْ فَأْتُوا
بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرِيَاتٍ
وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ
اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ (۱۳)

فَاللَّهُ يَسْتَجِيبُ لَكُمْ فاعلموا
أَمْمًا أُذُنًا بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا هُوَ^ط فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ
(۱۴)

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
وَزِينَتَهَا نُوفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ
فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ
(۱۵)

أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ^ط وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا

خاطر کیا ہوگا وہاں سب بے نتیجہ رہے گا اور (ثابت ہو جائے گا کہ) اُن کے اعمال باطل تھے۔

فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾

۱۷۔ تو کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہے اور اُس (کے رب) کی طرف سے ایک عظیم الشان گواہ (اس کے بعد) اس کی پیروی کر رہا ہے۔ اور اس سے پہلے (جس کی صداقت کی گواہ) موسیٰ کی کتاب تھی جو امام اور رحمت تھی (وہ کیسے جھوٹا ہو سکتا ہے)۔ یہی لوگ (جو ان شہادتوں کو مد نظر رکھتے ہیں) اس (رسول) پر ایمان لاتے ہیں۔ (انسانی) گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے گا تو آگ اُس کی موعود جگہ ہے۔ سو (اے مخاطب) تم اس (رسول) کے متعلق کسی شبہ میں نہ رہو یہ بالکل اور یقیناً صداقت پر ہے تمہارے رب کی طرف سے ہے لیکن بہت سے لوگ (پھر بھی) نہیں مانتے۔

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابٌ مُوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً ۚ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٧﴾

۱۸۔ اُن لوگوں سے بڑھ کر کون ظالم (ہو سکتا) ہے جو اللہ پر جھوٹ افترا کریں۔ وہ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور سب گواہ کہیں گے: یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ دیکھو! ان ظالموں کے لیے اللہ کی رحمت سے دوری ہے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴿١٨﴾

۱۹۔ جو (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، اُس میں کجی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ
وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ
كَافِرُونَ ﴿۱۹﴾

۲۰۔ وہ زمین میں (الہی سلسلوں کو) کبھی بے بس نہیں کر سکتے اور نہ اللہ کے مقابلے میں اُن کے مددگار ہوتے ہیں۔ اُنہیں دوبرا عذاب دیا جائے گا۔ وہ (حق کے) سننے کی نہ تاب رکھتے ہیں اور نہ بصیرت ہی سے کام لیتے ہیں۔

أُولَئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي
الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ
اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ يُضَاعِفُ لَهُمْ
العَذَابَ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ
السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ
﴿۲۰﴾

۲۱۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ ہی اپنا نقصان کر لیا اور اُن کا افتراء اُن سے جاتا رہے گا۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ
وَصَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ
﴿۲۱﴾

۲۲۔ یہ قطعی بات ہے کہ آخرت میں یہی لوگ سب سے زیادہ زیاں کار ہوں گے۔

لَا جَرَمَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمْ
الْأَخْسَرُونَ ﴿۲۲﴾

۲۳۔ (لیکن) جو لوگ ایمان لائے، اُس کے مناسب کام کیے اور اپنے رب کی طرف جھک گئے وہی جنت میں جانے والے ہیں، وہ اس میں رہ پڑنے والے ہوں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا
خَالِدُونَ ﴿۲۳﴾

۲۴۔ (کافروں اور مومنوں کے) ان دو گروہوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا اور ایک بینا اور خوب سننے والا، کیا دونوں (اپنی) حالت میں برابر ہو سکتے ہیں۔ کیا پھر بھی تم نصیحت قبول نہیں کرتے۔

مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَصْمَىٰ وَالْأَبْصَرِ
وَالْبَصِيرِ وَالسَّمِيعِ هَلْ
يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ
(۲۴)

۲۵۔ اور (ایسے ہی حالات تھے جب) ہم نے نوحؑ کو اسکی قوم کی طرف بھیجا تھا (اور اُس نے اپنی قوم سے کہا تھا:) میں تمہارے لیے کھلے طور پر متنبہ کرنے والا (رسول) ہوں۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ إِنِّي
لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ (۲۵)

۲۶۔ (اور میرا یہ پیغام ہے) کہ تم اللہ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کرو (ورنہ) تم پر ایک دردناک دن کے عذاب (کے آنے) کا مجھے اندیشہ ہے۔

أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۗ إِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ (۲۶)

۲۷۔ اس پر کفر کا ارتکاب کرنے والی اُس کی قوم کے سرداروں نے کہا: ہم تو تجھے بس اپنے ہی جیسا ایک انسان سمجھتے ہیں اور جو ہم میں سے رذیل ہیں، سطحی رائے والے ہیں، ہم نہیں دیکھتے کہ اُن کے سوا کسی نے تیری اتباع کی ہو اور ہمیں اپنے اوپر تم لوگوں کی کوئی برتری بھی نظر نہیں آتی بلکہ ہم تجھے جھوٹا سمجھتے ہیں۔

فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا وَمَا
نَرَاكَ أَتَّبِعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ
أَرَادُوا بِادِّبَائِي الرَّأْيِي وَمَا نَرَىٰ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ بَلْ نَنظُنُّكُمْ
كَاذِبِينَ (۲۷)

۲۸۔ اُس نے کہا: اے میری قوم! بتاؤ تو سہی! اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر قائم ہوں اور اُس نے اپنی جناب سے مجھے رحمت (- نبوت) عطا کی ہے، اور وہ تم پر مشتبہ رہ گئی ہے تو کیا ہم اسے تمہارے سر منڈھ سکتے ہیں (اور اسے قبول کرنے کے لیے مجبور کر سکتے ہیں) جبکہ تم اسے ناپسند کرنے والے ہو۔

۲۹۔ اور اے میری قوم! میں اس (تعلیم) کے بدلے تم سے کوئی مال نہیں مانگتا، میرا صلہ صرف اللہ کے ذمہ ہے اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں میں انہیں ہر گز رد نہیں کروں گا، وہ تو بہر حال اپنے رب سے ملنے کا (شرف پانے) والے ہیں، مگر میں دیکھتا ہوں کہ تم ایسے لوگ ہو جو جہالت سے کام لے رہے ہو (اور دوسروں پر زیادتی کرتے ہو)۔

۳۰۔ اے میری قوم! اگر میں انہیں رد کروں تو اللہ کے مقابلے میں کون میری مدد کرے گا۔ کیا تم پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

۳۱۔ میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میرا دعویٰ ہے کہ میں فرشتہ ہوں اور نہ میں اُن لوگوں کے متعلق جنہیں تمہاری آنکھیں عیوب

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّي وَآتَانِي رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهِ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمْوهَا وَأَنْتُمْ هُنَا كَارِهُونَ ﴿٢٨﴾

وَيَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا إِنْ أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّهُمْ مُلَاقُوا رَبِّهِمْ وَلِكِنِّي أَرَأَيْتُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ ﴿٢٩﴾

وَيَا قَوْمِ مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ طَرَدْتُهُمْ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٣٠﴾

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبِ وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي

سے پُر اور حقیر دیکھتی ہیں (یہ) کہتا ہوں: (کہ) اللہ انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ اُن کے نفس کا حال بہتر جانتا ہے (اگر میں کوئی ایسی بات کہوں تو) اُس صورت میں، میں ظالموں میں سے ہوں گا۔

۳۲۔ اُنہوں نے کہا: اے نوح! تو نے ہم سے جھگڑا کیا اور ہم سے بہت کچھ جھگڑ چکا ہے۔ اگر تو راستبازوں میں سے ہے تو جس عذاب کا تو ہمیں وعدہ دیتا ہے وہ ہم پر لے آ۔

۳۳۔ (نوحؑ نے): کہا وہ تو اللہ ہی لائے گا اگر اُس کی مشیت ہوئی اور تم (اُسے اس کے لانے سے) ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔

۳۴۔ اگر میں تم سے خیر خواہی کرنا بھی چاہوں تو اگر اللہ کا ارادہ تمہیں ناکام اور ہلاک کرنے کا ہو چکا ہے تو میری خیر خواہی تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی، (ہاں) وہ تمہارا رب ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا۔

أَعْيَبْنَكُمْ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا
اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ۗ إِنِّي إِذًا
لَمِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۳۱﴾

قَالُوا يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا فَأَكْثَرْتَ
جِدَالَنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ
مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿۳۲﴾

قَالَ إِنَّمَا يَا تُبَّكُم بِهِ اللَّهُ إِنْ شَاءَ
وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۳۳﴾

وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي إِنْ أَرَدْتُ أَنْ
أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ
يُغْوِيَكُمْ ۗ هُوَ رَبُّكُمْ وَإِلَيْهِ
تُرْجَعُونَ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ (کیا یہ مخالف) کہتے ہیں کہ (محمد رسول اللہ ﷺ نے) یہ افتراء کیا ہے۔ کہہ دیجئے: اگر میں نے یہ افتراء کیا ہے تو میرا یہ خطرناک جرم مجھ پر (وبال بن کر) پڑے گا، اور (میرا انکار کر کے) جو خطرناک جرم تم کر رہے ہو میں اس سے بری الذمہ ہوں۔

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنْ
افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيْ إِجْرَامِي وَأَنَا
بِرِيءٌ مِمَّا تُجْرِمُونَ ﴿۳۵﴾

3
3
3

۳۶۔ اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ جو (لوگ اب تک) ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ (اب) تمہاری قوم میں سے قطعاً کوئی ایمان نہیں لائے گا۔ سو ان کے افعال کی وجہ سے ملول نہ ہو،

وَأُوحِيَ إِلَى نُوحٍ أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ
قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ
بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿۳۶﴾

۳۷۔ اور ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق ایک کشتی بناؤ اور جن لوگوں نے ظلم کا ارتکاب کیا ہے ان کے حق میں مجھ سے بات نہ کرو وہ بہر طور غرق کئے جائیں گے۔

وَأَصْنَعِ الْفُلَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحَيْنَا
وَلَا تُخَاطِبُنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا
إِنَّهُمْ مُعْرِضُونَ ﴿۳۷﴾

۳۸۔ اور وہ کشتی بنانے لگے اور جب بھی ان کی قوم کے سرداران کے پاس سے گزرتے تو ان کی تحقیر کرتے۔ انہوں نے کہا: اگر ہماری تحقیر کرتے ہو تو (وقت آتا ہے کہ) ہم بھی تمہاری تحقیر کریں گے کیونکہ تم تحقیر کرتے ہو۔

وَيَصْنَعِ الْفُلَ وَكَلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ
مَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِنْ
تَسَخَرُوا مِنِّي فَإِنَّا نَسَخَرُ مِنْكُمْ
كَمَا تَسَخَرُونَ ﴿۳۸﴾

۳۹۔ اور عنقریب تمہیں خود معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اُسے رُسوا کر دے گا، اور کس پر تادیر رہنے والا عذاب ٹوٹتا ہے۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُعْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُقِيمٌ ﴿۳۹﴾

۴۰۔ (یہ سب کچھ ہوتا رہا) یہاں تک کہ جب (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آگیا اور چشمے پھوٹ کر بہہ پڑے تو ہم نے کہا: اس (کشتی) میں (اپنی ضروریات کی) ہر شے رکھ لو اور اُس کے ساتھ کی چیز، اور اپنے اہل (و عیال)، اُس کے سوا جس (کی ہلاکت) کے متعلق ہمارا حکم پہلے جاری ہو چکا ہے، اور جو ایمان لائے ہیں انہیں بٹھالو، اور اُس پر ایک تھوڑی سی تعداد کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ (اور نوحؑ نے اپنے ساتھیوں سے) کہا: اس میں سوار ہو جاؤ۔ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرایا جانا اللہ ہی کے نام کی مدد سے ہوگا۔ میرا رب یقیناً بہت حفاظت کرنے والا، بار بار رحمت کرنے والا ہے۔

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ جَمْعًا هَآءَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۴۱﴾

۴۲۔ اور وہ (کشتی) انہیں لیے جا رہی ہے اور ایک مونج پہاڑوں جیسی بلند تھی اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ الگ ہونے کو تھا۔ اے میرے پیارے بیٹے! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور منکروں کے ساتھ نہ رہ۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَعَنَا وَلَا تَكُن مَعَ الْكَافِرِينَ ﴿۴۲﴾

۴۳۔ اُس نے کہا میں ابھی کسی پہاڑ پر پناہ لے لوں گا، وہ مجھے اس پانی (کی زد) سے بچالے گا۔ (نوحؑ نے) کہا: (اس عذاب کے متعلق) اللہ کے حکم سے آج کوئی بچانے والا نہیں۔ ہاں (وہ بچ جائے گا) جس پر وہ (خدائے برتر) رحم کرے، اور (اتنے میں) ایک لہر اُن دونوں کے درمیان حائل ہوگئی اور وہ بھی غرق کیے جانے والوں میں شامل ہوگیا۔

۴۴۔ اور کہا گیا: اے زمین اپنا پانی جذب کر لے اور اے بادل تھم جا، اور پانی اتر گیا، حادثہ انجام پا گیا، وہ (کشتی اللہ کے فضل وجود سے کوہ) جو وہی پر ٹک گئی اور کہا گیا: ظالم لوگوں کے لیے ہلاکت ہی مقدر تھی۔

۴۵۔ اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا اور کہا: میرے رب! میرا بیٹا تو میرے اہل میں سے تھا۔ اور آپکا وعدہ بھی یقیناً سچا تھا (پھر وہ کیوں ڈوب رہا ہے) آپ سب فیصلہ کرنے والوں میں بہتر (فیصلہ کرنے والے) ہیں۔

۴۶۔ (اللہ نے) کہا: اے نوحؑ! وہ تمہارے اہل میں سے نہیں تھا۔ وہ تو سرتاپا بد عمل تھا۔ پس مجھ سے ایسی چیز نہ مانگو جس (کی حقیقت) کا تمہیں علم

قَالَ سَأُوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَنْ رَحِمَهُ وَخَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ (۴۳)

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَّمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءِ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَىٰ الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (۴۴)

وَتَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ (۴۵)

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْأَلْنِي

نہیں۔ میں تمہیں ناواقفوں میں بننے سے روکتا ہوں۔

۴۷۔ (نوحؑ نے) کہا: میرے رب! میں آپکی پناہ چاہتا ہوں کہ (آئندہ) آپ سے ایسی چیز مانگوں جس (کی حقیقت) کا مجھے علم نہیں۔ اگر آپ میری حفاظت نہ کریں اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں تو میں زیاں کاروں میں سے ہو جاؤں گا۔

۴۸۔ کہا گیا: اے نوحؑ! تم ہماری طرف سے (عطا کی ہوئی) سلامتی اور (طرح طرح کی) برکتوں کے ساتھ اترو جو تم پر اور ان جماعتوں پر ہوگی جو تمہارے ساتھ ہیں۔ بعض جماعتیں ایسی بھی ہوں گی جنہیں ہم (دنیا کے) عارضی سرو سامان سے بہرہ ور کریں گے۔ (لیکن) پھر بھی انہیں (پاداش عمل میں) ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

۴۹۔ یہ (انذاری بیان) غیب کی چند خبریں ہیں جنہیں ہم نے تمہاری طرف بذریعہ وحی بھیجا ہے اس سے پہلے نہ تو تم یہ (بات) جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم (ہی جانتی تھی) پس نیکووں پر رحمے رہو

مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعْطَكَ
أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٤٦﴾

قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ
مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي
وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ
﴿٤٧﴾

قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا
وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَّةٍ مِّمَّنْ
مَعَكَ ۚ وَأُمَّةٌ سَمَّيْتَهُمْ ثُمَّ
يَمَسُّهُمْ مِنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٤٨﴾

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا
إِلَيْكَ ۖ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا
قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ
الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٤٩﴾

اور بُرائیوں سے بچتے رہو۔ انجام (کی کامیابی) متقیوں ہی کے لیے ہے۔

۵۰۔ اور (قوم) عاد کی طرف ان کے بھائی (بندوں میں سے) ہودؑ کو (رسول بنا کر بھیجا تھا) اس نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی بھی معبود نہیں (خدائی میں اس کے شریک مقرر کرنے میں) تم محض افتراء کرنے والے ہو۔

۵۱۔ اے میری قوم! میں اس (تعلیم) کے لیے تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ میرا صلہ تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا ہے۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لو گے۔

۵۲۔ اے میری قوم! اپنے رب سے حفاظت مانگو اور اسی کی طرف رجوع کر کے بُرائیوں سے بچو۔ وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تمہاری (موجودہ) قوت میں اضافہ کر کے تمہیں قوت میں اور بھی بڑھائے گا۔ اور (دیکھو! اللہ سے) قطع تعلق کرنے والے بن کر پھر نہ جاؤ۔

وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ ۗ إِن أَنْعَمَ ۖ إِلَّا مُفْتَدِرُونَ ﴿٥٠﴾

يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنِ أَجْرِي إِلَّا عَلَىٰ الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٥١﴾

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ﴿٥٢﴾

۵۳۔ انہوں نے کہا: اے ہود! تو ہمارے پاس (اپنی صداقت کی) کوئی دلیل نہیں لایا۔ ہم محض تیرے کہنے سے اپنے معبودوں کو کبھی بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ اور نہ ہم تجھ پر ایمان ہی لائیں گے۔

۵۴۔ ہم تو یہی کہیں گے کہ ہمارے کسی معبود نے تجھے آفت میں مبتلا کر دیا ہے (اور تیری عقل ماری گئی ہے جو ایسے دعوے کرتے ہو)، اس نے کہا: میں اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جنہیں تم (اس کی خدائی میں) شریک قرار دیتے ہو۔ میں ان سے بیزار ہوں؛

۵۵۔ (ہاں اُن سے جنہیں تم) اسے چھوڑ کر (معبود بنا رہے ہو)۔ تم سب کے سب مل کر میرے خلاف تدبیریں کر لو اور مجھے مہلت بھی نہ دو۔

۵۶۔ میں نے اللہ پر، جو میرا رب اور تمہارا رب ہے، توکل کر رکھا ہے۔ (زمین پر) کوئی بھی چلنے پھرنے والا جانور نہیں مگر وہ (خدائے برتر) اس کی چوٹی پکڑے ہوئے ہے (اور اس پر اُس کا اقتدار ہے) میرا رب تو سیدھے راستے پر ہے۔

۵۷۔ اور اگر تم سرتابی کرو تو جو پیغام دے کر مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ تو میں نے تمہیں پہنچا ہی دیا ہے اور (اگر تم اسے قبول نہیں کرو گے تو

قَالُوا يَا هُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ﴿٥٣﴾

إِنْ نَقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾

مِنْ دُونِهِ فَكَيْدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظَرُونَ ﴿٥٥﴾

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ﴿٥٦﴾

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ وَيَسْتَخْلِفُ

میرا رب تمہیں چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو (یہاں کا) حاکم بنا دے گا اور تم اس (خدائے برتر) کو کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکو گے۔ میرا رب ہر چیز کا محافظ ہے۔

۵۸۔ جب (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے ہود کو اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے تھے انہیں اپنی رحمت سے بچا لیا اور انہیں ایک سخت تکلیف سے نجات دی۔

۵۹۔ وہ عادت تھے جنہوں نے اپنے رب کے احکام کا دیدہ و دانستہ انکار کیا، اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش، بے راہرو (اور) صداقت کے دشمن کے پیچھے لگ گئے۔

۶۰۔ اور لعنت اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی (ان کا یہی حال ہوگا) دیکھو! عاد نے اپنے رب (کے احسانوں) کی ناقدری کی تھی۔ سنو! ہود کی قوم عاد کے لیے (قرب الہی سے) ڈوری ہے۔

۶۱۔ اور ثمود کی طرف اُن کے بھائی (بندوں میں سے) صالح کو (رسول بنا کر بھیجا) اُس نے کہا: اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اُس کے علاوہ تمہارا کوئی بھی معبود نہیں۔ اسی نے تمہیں زمین سے

رَبِّي قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ
شَيْئًا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ
(۵۷)

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ
آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَنَجَّيْنَا هُمْ
مِنَ عَذَابٍ غَلِيظٍ (۵۸)

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
وَاصْصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ
جَبَّارٍ عَنِيدٍ (۵۹)

وَأَتَّبَعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ
الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا
بِرَبِّهِمْ ۗ أَلَا بُعْدًا لِعَادٍ قَوْمِ هُودٍ
(۶۰)

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا
قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ
غَيْرُهُ ۗ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

اٹھایا ہے اور اُس میں تمہیں آباد کیا ہے اس لیے تم اسی سے حفاظت مانگو اور اسی کی طرف رجوع کر کے برائیوں سے بچو۔ میرا رب یقیناً قریب ہے (اور) دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

۶۲۔ اُنہوں نے کہا: اے صالح! اس سے پہلے تو ہماری امید گاہ تھا۔ کیا تو ہمیں ان (معبودوں) کی عبادت سے روکتا ہے جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے چلے آئے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ جن (معتقدات) کی طرف تو ہمیں بلاتا ہے اُن کے متعلق ہم ایک بے چین کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

۶۳۔ (صالح نے کہا:) اے میری قوم! بتاؤ تو سہی اگر میں (اپنے دعویٰ کی بنا) ایک روشن دلیل (پر) رکھتا ہوں اور اپنی جناب سے اُس نے مجھے رحمت (- نبوت) عطا کی ہے تو (اس کے باوجود) اگر میں اُس کی نافرمانی کروں تو اللہ کے مقابلے میں کون میری مدد کرے گا۔ پھر (اُس وقت) تم مجھے نقصان پہنچانے کے سوا کسی بات میں نہیں بڑھاؤ گے۔

۶۴۔ اے میری قوم! یہ اللہ کی (طرف سے مقرر کی ہوئی) ادبٹنی ہے۔ تمہارے لیے ایک نشان ہے، سوا سے (آزاد) چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں چرتی

وَاسْتَعْمَرَ كُمْ فِيهَا فَاسْتَعْفِرُوا
ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ
مُجِيبٌ (۶۱)

قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنْتَ فِينَا
مَرْجُوًّا قَبْلَ هَذَا أَتَنْهَانَا أَنْ نَعْبُدَ
مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّ لَنَا لَفِي شِكِّهِمْ
تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٌ (۶۲)

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ
بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَانِي مِّنْهُ رَحْمَةً
فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ إِنْ
عَصَيْتُهُ فَمَا تَزِيدُونَنِي غَيْرَ
تَخْسِيرٍ (۶۳)

وَيَا قَوْمِ هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةٌ
فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ وَلَا

رہے۔ اسے کسی طرح کی تکلیف نہ دینا ورنہ تمہیں ایک جلد آنے والا عذاب اپنی گرفت میں لے لے گا۔

۶۵۔ مگر انہوں نے اس کی کونجیں کاٹ ڈالیں اُس پر (صالحؑ نے) کہا: تین دن (کی مہلت ہے) اپنے گھروں میں فائدہ اٹھا لو، یہ ایسا وعدہ ہے جو ہر گز جھوٹا ثابت نہیں ہوگا۔

۶۶۔ پھر جب (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالحؑ کو اور جو لوگ اُس کے ساتھ ایمان لائے تھے انہیں اپنی خاص رحمت کیساتھ (اس عذاب سے) بچا لیا اور اُس دن کی رسوائی سے (بھی محفوظ رکھا)، تمہارا رب بڑی قوت والا، سب پر غالب ہے۔

۶۷۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا انہیں ایک زور کی کرکٹ نے آلیا اور انہوں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ وہ اپنے گھروں میں زمین سے لگے پڑے تھے۔

۶۸۔ گویا وہ کبھی اُن میں رہے ہی نہ تھے۔ دیکھو! شمود نے اپنے رب (کے احسانوں) کی ناقدری کی تھی۔ سنو! شمود کے لیے (قربِ الٰہی سے) دُوری ہے۔

تَمَسَّوْهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذْكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ ﴿٦٤﴾

فَعَقَرُوهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ۖ ذَٰلِكَ وَعَدُّ غَيْرِهِ مَكْدُوبٌ ﴿٦٥﴾

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ﴿٦٦﴾

وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٦٧﴾

كَأَنَّ لَمْ يَنْعَمُوا فِيهَا ۖ أَلَا إِنَّ شَمُودَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ ۖ أَلَا بُعْدًا لِشَمُودَ ﴿٦٨﴾

۶۹۔ اور ہمارے فرستادے ابراہیمؑ کے پاس بشارت لے کر آئے۔ انہوں نے کہا: سلام ہو۔ اُس نے کہا: (تم پر بھی ہمیشہ) سلام ہو۔ پھر اُس نے (اُن کے لیے) ایک بھٹے ہوئے بچھڑے کے لانے میں دیر نہ کی۔

۷۰۔ مگر جب دیکھا کہ اُن کے ہاتھ اُس (کھانے) تک نہیں بڑھتے تو انہیں عجیب سمجھا اور اُن کی وجہ سے دل میں خطرہ محسوس کیا۔ انہوں نے کہا: اندیشہ نہ کرو۔ ہمیں تو لوطؑ کی قوم کی طرف بھیجا گیا ہے۔

۷۱۔ اور اُس کی بیوی (پاس ہی) کھڑی تھی اس پر وہ متعجب ہوئی تو ہم نے اسے (ایک بیٹے) اسحقؑ اور اسحاقؑ کے بعد (ایک پوتے) یعقوبؑ کی (پیدائش کی) بشارت دی۔

۷۲۔ اس نے کہا: مجھ پر تعجب: کیا اب میں (بچہ) جنوں گی جبکہ بڑھیا ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بڑھا پے کی حالت میں ہے۔ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

۷۳۔ انہوں نے کہا: کیا اللہ کی بات پر تعجب کرتی ہو۔ اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمت اور اُس کی

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ
بِالبُّشْرَىٰ قَالُوا سَلَامًا ۗ قَالَ سَلَامٌ
فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ
(۶۹) ۞

فَلَمَّا رَأَىٰ أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ
نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۗ
قَالُوا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَىٰ قَوْمِ
لُوطٍ ۗ (۷۰) ۞

وَأَمْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ
فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِنْ وَرَاءِ
إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ ۗ (۷۱) ۞

قَالَتْ يَا وَيْلَتَىٰ أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ
وَهَذَا بَعْغِي شَيْعًا ۗ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ
عَجِيبٌ ۗ (۷۲) ۞

قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۗ
رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ

برکتیں ہوں۔ وہ یقیناً بے حد تعریف کا مستحق
(اور) بزرگ شان والا ہے۔

أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
(۷۳)

۷۴۔ پھر جب ابراہیمؑ کی گھبراہٹ جاتی رہی اور
اسے بشارت بھی پہنچ گئی تو قوم لوطؑ (کو سزا سے
بچانے) کے متعلق ہم سے رد و قدح اور شدت سے
اصرار کرنے لگا۔

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ
وَجَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ
لُوطٍ (۷۴)

۷۵۔ ابراہیمؑ بہت ہی برد بار اور بڑا ہی نرم دل اور
بار بار (ہمارے حضور) جھکنے والا تھا۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أُوَّاهٌ مُّذِيبٌ
(۷۵)

۷۶۔ (اس پر ہم نے اسے کہا:) اے ابراہیمؑ!
(اب) یہ (اصرار) جانے دو کیونکہ تمہارے رب کا
حکم آچکا ہے اور اُن کی یقیناً یہ حالت ہے کہ اُن پر
اٹل عذاب آرہا ہے۔

يَا إِبْرَاهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هَذَا إِنَّهُ
قَدْ جَاءَ أَمْرٌ رَبِّكَ وَإِنَّهُمْ آتِيهِمْ
عَذَابٌ عَدِيدٌ مَّرْدُودٍ (۷۶)

۷۷۔ اور جب ہمارے فرستادے لوطؑ کے پاس
پہنچے تو اُسے اُن کی وجہ سے ملال ہوا، وہ اُن کے
معاملے میں بے بس ہو گیا اور اُس نے کہا: یہ دن
بڑا سخت ہے۔

وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ
وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هَذَا يَوْمٌ
عَصِيبٌ (۷۷)

۷۸۔ (اجنبیوں کے آنے کا سن کر) اُس کی قوم کے
لوگ (بے اختیار) اُس کے پاس آئے انہیں تیزی
سے اس کی طرف ہٹکایا جا رہا تھا۔ (لوطؑ نے) کہا:
اے میری قوم! (حاضر ضمانت کے لیے) یہ میری

وَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ
قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ
قَالَ يَا قَوْمِ هُوَ لَاءِ بَنَاتِي هُنَّ أَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُخْذَلُونِ فِي

بیٹیاں (جو تمہارے ہاں بیابھی ہوئی ہیں) موجود ہیں۔ یہ تمہارے لیے (میری بریت کے واسطے) زیادہ صفائی کا موجب بن سکتی ہیں (اور اس بات کی ضمانت ہیں کہ میں تمہارے خلاف کوئی سازش نہیں کر سکتا)، اللہ کو سپر بناؤ اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار بلند پایہ شخص نہیں ہے۔

۷۹۔ انہوں نے کہا! تجھے تو معلوم ہی ہے کہ ہمارا تیری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں۔ اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ (ہمارا تیرے خلاف کیا شک و شبہ ہے اور) ہم کیا چاہتے ہیں (اور کس لیے ہم نے تیرے پاس اجنبیوں کو آنے سے روک رکھا ہے)۔

۸۰۔ اُس نے کہا کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی بلکہ میں (اب اللہ کے) مضبوط سہارے کی پناہ لیتا ہوں۔

۸۱۔ (آنے والوں نے) کہا: اے لوٹ! (پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں) ہم تیرے رب کے فرستادے ہیں، یہ تم تک ہر گز نہیں پہنچ سکتے۔ بس تم کچھ رات رہے اپنے گھر والوں کو ہمراہ لیکر (یہاں سے) نکل چلو اور (مد نظر رہے کہ) تم میں سے کوئی ادھر ادھر نہ دیکھے، مگر تمہاری بیوی

صَيْفِيهِ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ
(۷۸)

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَمَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ
مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا تُرِيدُ
(۷۹)

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ آوِي إِلَى
رُكُنٍ شَدِيدٍ (۸۰)

قَالُوا يَا لَوِطُ إِنَّا مُرْسِلُكَ لَنْ
يَصِلُوا إِلَيْكَ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ
مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ
إِلَّا أَمْرَاتَكَ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا

(تمہارا ساتھ نہیں دے گی، اور تمہارے ہمراہ نہیں جائے گی)، جو مصیبت ان لوگوں پر آرہی ہے وہ اُس پر بھی آنے والی ہے۔ اُن کے لیے عذاب کا مقررہ وقت صبح ہے، کیا صبح قریب نہیں۔

۸۲۔ پھر جب (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آگیا تو ہم نے (اُن بستیوں کو تہہ و بالا اور) اُن کے اوپر کے حصے کو اُن کے نیچے کا حصہ کر دیا اور اُن پر بہت سے سخت پتھر پلے در پلے برسائے۔

۸۳۔ تمہارے رب کے ہاں (اُس قوم کے لیے) وہ پتھر نشان زدہ تھے اور یہ (عذاب) ان (مکہ کے موجودہ) ظالموں سے بھی دور نہیں۔

۸۴۔ اور مدین کی طرف اُن کے بھائی (بندوں میں سے) شعیبؑ کو (رسول بنا کر بھیجا تھا)۔ اُنہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی بھی معبود نہیں۔ اور ماپ تول میں کمی نہ کرو۔ (آج تو) میں تمہیں بہت اچھی (آسودہ) حالت میں دیکھتا ہوں اور (کل) تمہاری نسبت (سب کو تباہی کے لیے) ایک گھیر لینے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

أَصَابَهُمْ^ع إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ^ع
أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ (۸۱)۔

فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا جَعَلْنَا عَلَيْهَا
سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَابًا
مِّنْ سِجِّيلٍ مِّنْضُودٍ (۸۲)۔

مُسَوِّمَةً^ط عِنْدَ رَبِّكَ^ط وَمَا هِيَ مِنَ
الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ (۸۳)۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا
قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ
غَيْرُهُ^ط وَلَا تَتَّقُوا الْمَكِيَالَ
وَالْمِيزَانَ^ج إِنِّي أَرَأَيْتُمْ إِيَّايَ
أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ
(۸۴)۔

۸۵۔ اے میری قوم! انصاف سے ماپ اور تول پورے کیا کرو۔ لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو اور مفسد بن کر ملک میں حقوق کو پامال نہ کرو اور فتنہ و خرابی نہ پھیلاتے پھرو۔

وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٨٥﴾

۸۶۔ اگر تم مومن بنو تو (تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے پاس حقوق کی ادائیگی کے بعد) اللہ کا باقی چھوڑا ہوا (مال ہی) تمہارے لیے بہتر ہے، اور میں تم پر کوئی محافظ نہیں (کہ جبراً اس راہ پر چلا دوں)۔

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۗ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ﴿٨٦﴾

۸۷۔ اُنہوں نے کہا: اے شعیب! کیا تیری عبادت تجھے (یہ) تلقین کرتی ہے کہ جس کی ہمارے باپ دادا پر ستش کرتے تھے اُسے چھوڑ دیں اور (اسی طرح) اپنے اموال میں اپنی حسبِ پسند تصرف کرنا (بھی ترک کر دیں)، گویا ایک تو ہی تو بڑا بُرا دُبار (اور) سمجھدار ہے۔

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۗ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَكِيمُ الرَّشِيدُ ﴿٨٧﴾

۸۸۔ اُنہوں نے کہا: اے میری قوم! بتاؤ تو سہی! جبکہ میں یقیناً اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہوں (تو اللہ کو کیا جواب دو گے)، اور اُس نے مجھے اپنی جناب سے اچھا رزق دیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ جس سے تمہیں روکتا ہوں تمہارے خلاف کر کے خود وہی کام کرنے لگوں، جہاں تک

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَرَزَقَنِي مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أُخَالِفَكُمْ إِلَىٰ مَا أَنهَاكُمْ عَنْهُ ۚ إِنِّي أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ ۚ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا

مجھ سے ہو سکے میں تو اصلاح ہی چاہتا ہوں اور میرا (اس اصلاح کے لیے) توفیق پانا اللہ ہی کی مدد سے (وابستہ) ہے۔ اُسی پر میں نے توکل کیا ہے اور اس کی طرف بار بار رجوع کرتا ہوں۔

۸۹۔ اور اے میری قوم! مجھ سے کٹاؤ تمہیں (کہیں ایسا) مجرم نہ بنا دے کہ تم پر ویسی ہی مصیبت آکر رہے جیسی قوم نوحؑ، قوم ہودؑ اور قوم صالحؑ پر آئی تھی اور قوم لوطؑ بھی تو تم سے کچھ دور نہیں (اس کی تباہی پر غور کرو)۔

۹۰۔ اور اپنے رب سے حفاظت چاہو، پھر اُس کی طرف رجوع کر کے بُرائیوں سے سے بچو۔ میرا رب یقیناً بار بار رحم کرنے والا سراپا محبت ہے۔

۹۱۔ انہوں نے کہا: اے شعیب! تیری بہت سی باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں اور ہم تجھے اپنے درمیان ایک کمزور انسان پاتے ہیں، اور اگر تیری برادری (کی روک) نہ ہوتی تو ہم ضرور تجھے سنگسار کر دیتے اور تو ہمارے مقابلے میں غالب تو ہے ہی نہیں۔

۹۲۔ انہوں نے کہا: اے میری قوم! کیا تمہارے نزدیک میری برادری اللہ کی نسبت زیادہ غلبہ رکھنے والی ہے اور (وہ خدائے برتر کچھ حقیقت ہی

تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ﴿۸۸﴾

وَيَا قَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِي أَنْ
يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا أَصَابَ قَوْمَ
نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ وَمَا
قَوْمُ لُوطٍ مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ﴿۸۹﴾

وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ
إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴿۹۰﴾

قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا وَإِنَّا
تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا
وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا
أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ﴿۹۱﴾

قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ
مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ

نہیں رکھتا کہ) تم نے اُسے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ میرا رب تمہارے اعمال کا احاطہ کیے ہوئے ہے (تم اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتے)۔

۹۳۔ اے میری قوم! تم اپنی طاقت کے مطابق کام کیے جاؤ میں بھی کام کیے جا رہا ہوں۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے جو اُسے رسوا کر دے گا اور کون جھوٹا ہے اور دیکھتے رہو میں بھی تمہارے ساتھ چشم براہ ہوں۔

۹۴۔ پھر (عذاب کے متعلق) جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے شعیبؑ کو اور جو لوگ اُس کے ساتھ ایمان لائے تھے انہیں اپنی رحمت سے بچا لیا اور جنہوں نے ظلم کیا تھا انہیں مصیبت نے (اپنی) گرفت میں لے لیا۔ پھر انہوں نے ایسی حالت میں صبح کی کہ وہ اپنے گھروں میں زمین سے لگے ہوئے تھے:

۹۵۔ (اور ایسے تباہ ہوئے کہ) گویا ان (گھروں) میں کبھی بسے ہی نہ تھے۔ دیکھو! مدین کے لیے (قرب الہی سے) دوری ہے جیسے شمو د دور ہوئے۔

۹۶۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو اپنے نشانات اور مضبوط دلائل دے کر بھیجا تھا۔

ظَهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٩٢﴾

وَيَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ ۗ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُعْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۗ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَاقِبٌ ﴿٩٣﴾

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةَ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ﴿٩٤﴾

كَأَنَّ لَمْ يَعْزُوا فِيهَا إِلَّا بَعْدًا ۗ لِيُدَيْنَ كَمَا بَعَدَتْ ثَمُودُ ﴿٩٥﴾

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿٩٦﴾

۹۷۔ فرعون اور اس کے اشراف دربار کی طرف، مگر انہوں نے فرعون کے حکم کی اتباع کی، حالانکہ فرعون کا حکم ہر گز دانشمندانہ نہ تھا۔

۹۸۔ وہ قیامت کے دن اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انہیں آگ میں پہنچائے گا اور وہ پہنچنے کی جگہ جہاں انہیں لاکھڑا کیا جائے گا۔ بہت ہی بُری ہے۔

۹۹۔ اس (دنیا) میں بھی اللہ کی رحمت سے دوری اُن کے پیچھے لگادی گئی اور قیامت کے دن بھی (وہ) اس کا شکار ہوں گے۔ جو مدد انہیں دی جائے گی اور جسے مدد دی جائے گی وہ بہت ہی بُرا ہے۔

۱۰۰۔ یہ (گذشتہ تباہ شدہ) بستیوں کی اہم خبروں کا ایک حصہ ہے جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں۔ ان میں کچھ تو (ابھی تک) قائم ہیں اور کچھ برباد ہو چکی ہیں۔

۱۰۱۔ ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا تھا بلکہ خود انہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا۔ پھر جب (عذاب کے متعلق) تمہارے رب کا حکم آگیا تو اُن کے وہ معبود اُن کے کچھ بھی کام نہ آئے جنہیں وہ اللہ کے علاوہ

إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَأَتَّبَعُوا أَمْرَ فِرْعَوْنَ ۗ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ﴿٩٧﴾

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۗ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ﴿٩٨﴾

وَأَتَّبَعُوا فِي هَذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ بِئْسَ الرَّفْدُ الْمَرْفُودُ ﴿٩٩﴾

ذَٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْقُرَىٰ نَقَّصْنَاهُ عَلَيْكَ ۗ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ﴿١٠٠﴾

وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَكِنْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ۗ فَمَا أَغْنَتْ عَنْهُمْ آلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ لَمَّا جَاءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۗ

پکارا کرتے تھے اور انہوں نے نقصان اور تباہی ہی میں انہیں بڑھایا۔

وَمَا زَادُوهُمْ غَيْرَ تَتَّبِيبٍ
(۱۰۱)

۱۰۲۔ تمہارے رب کی گرفت، جب وہ لوگوں کو اس حال میں کہ وہ حقوق تلف کر رہے ہوں پکڑتا ہے، اسی طرح (اتمام حجت کے بعد) ہوا کرتی ہے۔ اُس کی گرفت دردناک (اور) سخت ہوتی ہے۔

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ
الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ
أَلِيمٌ شَدِيدٌ (۱۰۲)

۱۰۳۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص عذابِ آخرت سے ڈرتا ہے اُس کے لیے اُس میں ایک (حیرت انگیز) نشان ہے۔ یہ آخرت وہ وقت ہے جس کے لیے لوگوں کو اکھٹا کیا جائے گا اور یہ وہ دن ہے جو آکر رہے گا۔

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِمَنْ خَافَ عَذَابَ
الْآخِرَةِ ۚ ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهٗ
النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ
(۱۰۳)

۱۰۴۔ ہم اُسے ایک صرف گنی چنی مدت کے لیے پیچھے ڈال رہے ہیں۔

وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ
(۱۰۴)

۱۰۵۔ جب وہ (وقت) آجائے گا تو کوئی شخص اُس (خدائے برتر) کی اجازت کے بغیر بات نہیں کر سکے گا، پھر لوگوں میں سے کچھ نامراد (ثابت) ہوں گے اور کچھ خوش نصیب۔

يَوْمَ يَأْتُ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ
فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ (۱۰۵)

۱۰۶۔ جو لوگ تو نامراد (ثابت) ہوں گے وہ آگ میں جائیں گے۔ جس میں ان کے لیے چیخنا اور چلانا ہوگا۔

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَنفِي النَّارِ لَهُمْ
فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ (۱۰۶)

۱۰۷۔ اُس میں وہ اُس وقت تک رہ پڑنے والے ہوں گے جب تک (وہاں کے) آسمان و زمین (قائم) ہیں۔ مگر یہ کہ تمہارے رب کی مشیت (کچھ اور) ہو۔ تمہارا رب جو چاہتا ہے یقیناً بخوبی کر سکتا ہے۔

۱۰۸۔ اور جو خوش نصیب (ثابت) ہوں گے وہ جنت میں جائیں گے جس میں اُس وقت تک رہ پڑنے والے ہوں گے جب تک (وہاں کے) آسمان و زمین (قائم) ہیں، مگر یہ کہ تمہارے رب کی مشیت (کچھ اور) ہو یہ غیر منقطع جو دو بخشش ہے۔

۱۰۹۔ (اے مخاطب!) ان (مشرک) لوگوں کے معبودوں کے (باطل ہونے کے) متعلق تم کسی شبہ میں مبتلا نہ ہو۔ یہ محض اس وجہ سے (ان کی) عبادت کر رہے ہیں کہ (ان سے) پہلے ان کے باپ دادا (ان کی) عبادت کرتے تھے۔ اور ہم تو ان لوگوں کو ان (کے اعمال کے نتائج) کا حصہ کچھ کم کیے بغیر پورا کا پورا دینے والے ہیں۔

۱۱۰۔ ہمیں نے موسیٰ کو کتاب دی تھی پھر اس کے خلاف عمل کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے (رحمت کی) بات پہلے ہی طے نہ کر دی گئی ہوتی تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ کیا جا چکا ہوتا

خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ
رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ
(۱۰۷)

وَأَمَّا الَّذِينَ سَعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ
خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ
السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ
رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرٌ يُجْدَىٰ (۱۰۸)

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَؤُلَاءِ
مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ
مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمَوُفُّوهُمْ نَصِيبُهُمْ
غَيْرَ مَنقُوصٍ (۱۰۹)

اور (اب تو) یہ اس (قرآن) کے متعلق ایک ہلاک کر دینے والے شک میں مبتلا ہیں۔

۱۱۱۔ ہر چند کہ ابھی تک (ان کے اعمال کے پھل انہیں پورے پورے) نہیں دئے گئے لیکن تمہارا رب ان سب کو ان کے اعمال (کے پھل) یقیناً پورے پورے ہی دے گا کیونکہ وہ ان کے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے۔

۱۱۲۔ سو (اے رسول!) جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے تم ان لوگوں کے سمیت جو بُرائیوں سے رجوع کر کے تمہارے ساتھ ہیں سیدھے راستے پر چلتے رہو اور (اے لوگو!) حد سے نہ بڑھو وہ (خدائے برتر) یقیناً تمہارے اعمال پر خوب نظر رکھنے والا ہے۔

۱۱۳۔ اور جن لوگوں نے ظلم کا ارتکاب کیا ہے ان کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں بھی آگ آ لے گی۔ اللہ کے سوا تمہارے رفیق نہ ہوں گے اور تمہیں مدد بھی نہ دی جائے گی۔

۱۱۴۔ اور دن کے دونوں اطراف میں اور رات کے پچھلے حصے میں نماز قائم رکھو۔ درحقیقت

مِنْ رَبِّكَ لَقَضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ ﴿۱۱۰﴾

وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لِيُوفِّيَهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ ۚ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿۱۱۱﴾

فَاسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۱۱۲﴾

وَلَا تَرَكُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿۱۱۳﴾

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَرُفُقًا مِنَ اللَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَّ

نیکیاں بُرائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے یہ نصیحت ہے۔

۱۱۵۔ نیکیوں پر قائم رہو اور بُرائیوں سے بچتے رہو کیونکہ اللہ نیکی کرنیوالوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

۱۱۶۔ جو تم سے پہلے قومیں تھیں اُن میں کیوں ایسے اچھے لوگ نہ ہوئے جن میں نیکی کا اثر باقی ہوتا جو (لوگوں کو) ملک میں فساد سے روکتے (لیکن ہوا یہ کہ) چند ایک کے سوا (جو ایسے نیک کاموں میں مصروف رہے اور) جنہیں ہم نے اُن (غلط کاروں) میں سے بچا لیا اور (باقی سب لوگ) جنہوں نے حقوق تلف کیے تھے وہ اُن سرکش، متکبر بنا دینے والی آسودگیوں کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دی گئی تھیں اور وہ (اللہ سے) قطع تعلق کرنے والے بن کر رہے۔

۱۱۷۔ تمہارا رب ہر گز ایسا نہیں کہ وہ بستیوں کو اس کے باوجود کہ انکے رہنے والے اصلاح پر کمر بستہ ہوں، محض ظلماً ہلاک کر دے۔

۱۱۸۔ اگر تمہارا رب (جبر سے) چاہتا تو سب لوگوں کو (نیکیوں کی) ایک ہی جماعت بنا دیتا مگر (چونکہ

السَّيِّئَاتِ^ع ذَلِكَ ذِكْرِي
لِلَّذَاكِرِينَ ﴿۱۱۴﴾

وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۵﴾

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ
أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي
الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا
مِنْهُمْ^ط وَاتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا
أُتْرِفُوا فِيهِ وَكَانُوا مُجْرِمِينَ
﴿۱۱۶﴾

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَى
بِظُلْمٍ وَأَهْلِهَا مُصْلِحُونَ
﴿۱۱۷﴾

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً
وَاحِدَةً^ط وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ
﴿۱۱۸﴾

اس نے جبراً اپنی مشیت نہیں نافذ کرنا چاہی) اس لیے وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے،

۱۱۹۔ بجز اُن کے جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور اسی (رحم کا مورد بنانے) کیلئے تو اس نے اُنہیں پیدا کیا ہے، اور تمہارے رب کا یہ فرمودہ بھی پورا ہو گیا کہ میں جہنم کو سب (سرکش) جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔

۱۲۰۔ تمہارا دل مضبوط کرنے کیلئے رسولوں کی چند اہم خبریں ہم تمہیں سنارہے ہیں اور ان (خبروں کے ضمن) میں ہو کر رہنے والی بات موعظت اور نصیحت تمہارے پاس آئی ہے۔

۱۲۱۔ جو لوگ ایمان نہیں لاتے انہیں کہہ دیجئے تم اپنی بساط کے مطابق کام کیے جاؤ ہم بھی عمل پیرا ہیں۔

۱۲۲۔ اور انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں۔

إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ ۚ وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لِأَمْلَانِ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ﴿۱۱۹﴾

وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ ۚ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۲۰﴾

وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ أَعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ ۚ إِنَّا عَامِلُونَ ﴿۱۲۱﴾

وَانتظِرُوا ۚ إِنَّا مُنتظِرُونَ ﴿۱۲۲﴾

۱۲۳۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی ہوئی بات اللہ کے قبضے میں ہے اور اسی کی طرف یہ تمام معاملہ لوٹا یا جائیگا، سو اسی کی عبادت کرو اور اسی پر توکل کرو تمہارا رب تمہارے اعمال سے ہر گز بے خبر نہیں۔

وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُونَ (۱۲۳)

10
ع
14
10

سُورَةُ يُوسُفَ مَكِّيَّةٌ (12)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سورۃ یوسف پڑھنا شروع کرتا ہوں)

۱۔ الرَّ (۔ میں اللہ دیکھتا ہوں) یہ ایک کامل اور
(صداقت کو) روشن کرنے والی کتاب کی آیتیں
ہیں۔

۲۔ یقیناً ہمیں نے یہ قرآن جو اپنا مدعا خوب واضح
کرنی والا ہے نازل کیا ہے تاکہ تم (برائیوں سے)
رُکو۔

۳۔ ہم تمہیں ٹھیک ٹھیک طور پر بہترین بیان سناتے
ہیں کیونکہ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی
کی ہے، ورنہ اس سے پہلے تم یقیناً (ان حقائق سے)
قطعاً بے خبر لوگوں میں سے تھے۔

۴۔ (یہ اُس وقت کا ذکر ہے) جب یوسف نے اپنے
والد سے کہا تھا: اے میرے پیارے باپ! میں
نے تو (زویاء میں) گیارہ ستاروں اور سورج اور
چاند کو دیکھا ہے (اور) میں نے انہیں دیکھا ہے کہ

الرَّ تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ الْمُبِينِ
(۱)

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُونَ (۲)

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ
الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَذَا
الْقُرْآنَ وَإِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ
الْغَافِلِينَ (۳)

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي
رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي
سَاجِدِينَ (۴)

وہ سب میری وجہ سے (اللہ کے حضور) سجدہ ریز ہیں۔

۵۔ (یوسفؑ کے والد یعقوبؑ نے) کہا! اے میرے پیارے بیٹے! اپنا یہ رُویاء اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ تمہارے خلاف کوئی مخفی تدبیر کریں گے، کیونکہ شیطان انسان کا (اللہ سے) منقطع کر دینے والا دشمن ہے۔

۶۔ اور اسی طرح (تمہاری اس رُویاء کے مطابق) تمہارا رب تمہیں چن لے گا اور (الہی) باتوں کی حقیقت بتا کر تمہیں علم عطا کرے گا اور تم پر اور یعقوبؑ کے خاندان پر اپنا احسان مکمل کرے گا، جیسا کہ اُس نے (اس سے) پہلے تمہارے دو بزرگوں ابراہیمؑ اور اسحقؑ پر اُسے پورا کیا تھا، تمہارا رب یقیناً کامل طور پر آگاہ، بڑی حکمت والا ہے۔

۷۔ حقیقت یہ ہے کہ یوسفؑ اور اُس کے بھائیوں (کے بیان) میں (محمد رسول ﷺ اللہ کی نبوت کے متعلق) سوال کرنے والوں کیلئے کئی نشانات ہیں۔

قَالَ يَا بُيُوتِي لَا تَقْضِيَنَّ رُؤْيَاكَ عَلَيَّ
إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ
الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ
(۵۰)

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ
نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ
كَمَا أَمَرْتَهُمَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلِ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبَّكَ
عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۶)

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ
لِّلسَّائِلِينَ (۷)

۸۔ جب (برادرانِ یوسفؑ نے) کہا! یوسفؑ اور اُس کا بھائی تو ہمارے والد کو ہم سے زیادہ پیارا ہے، حالانکہ ہم ایک پوری مضبوط جماعت ہیں، ہمارا والد (اس معاملے میں) یقیناً اُس غلطی میں مبتلا ہے جو بہت دور نکل گئی ہے۔

۹۔ (اس لیے یا تو) یوسفؑ کو مار ڈالو یا اُسے کسی اور ملک میں پھینک آؤ (یوں) تمہارے والد کی توجہ صرف تمہاری طرف رہ جائے گی اور اس کے بعد تم (توبہ کر کے) صالح لوگ بن جانا۔

۱۰۔ (اس پر) اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا! یوسفؑ کو قتل تو نہ کرو اور اگر تم کچھ کرنے ہی پر کمر بستہ ہو تو اُسے کسی اندھے کنوئیں کی تاریکیوں میں ڈال دو کوئی (آتا جاتا) قافلہ اُسے نکال لے جائے گا۔

۱۱۔ (چنانچہ اس قرارِ داد پر اپنے والد کے پاس جا کر) انہوں نے کہا! اے ہمارے باپ! آپ کیوں یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔

۱۲۔ کل اسے ہمارے ساتھ (سیر و تفریح کیلئے) بھیجئے تاکہ وہ کھل کر کھائے (پئے) اور کھیلے (کودے) ہم یقیناً اُس کے محافظ ہوں گے۔

إِذْ قَالُوا لِيُوسُفُ وَأَخُوهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا أَيْبَانًا مِمَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّ أَبَانَا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٨﴾

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوْ اطْرَحُوهُ أَرْضًا يَبْتَغِ لَكُمْ وَجْهَ أَبِيكُمْ وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ﴿٩﴾

قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غِيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطُه بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ﴿١٠﴾

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَى يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ﴿١١﴾

أَرْسَلَهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعُ وَيَلْعَبُ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿١٢﴾

۱۳۔ (یعقوبؑ نے کہا) تمہارا اُسے اپنے ساتھ لے جانا یقیناً مجھے فکر مند کرتا ہے اور مجھے (اس بات کا بھی) اندیشہ ہے کہ کہیں ایسی حالت میں کہ تم اُس سے غافل ہو (اور) اُسے بھیڑ یا کھا جائے۔

۱۴۔ انہوں نے کہا! اگر اس کے باوجود کہ ہم ایک پوری جماعت ہیں اسے بھیڑ یا کھا جائے تب تو ہم بہت ہی زیاں کار ہیں۔

۱۵۔ پھر (یوں اصرار کر کے) جب وہ اُسے لے گئے اور اُسے ایک (اندھے) کنوئیں کی تاریکیوں میں ڈال دینے پر اتفاق کر لیا اور (ایسا ہی کر گزرے تو) ہم نے اُس کی طرف وحی کی کہ (ایک دن) تم ضرور اُنہیں اُن کی حرکت سے آگاہ کرو گے اور وہ نہیں جانتے (کہ کیا کچھ ہو نیوالا ہے)۔

۱۶۔ اور وہ رات کے وقت اپنے والد کے پاس روتے (پیتے) ہوئے آئے۔

۱۷۔ انہوں نے کہا: اے ہمارے باپ ہم تو (کھیل میں) مقابلتاً ایک دوسرے سے آگے نکلتے چلے گئے اور ہم نے یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس پیچھے چھوڑ دیا تو (اتنے میں) اُسے ایک بھیڑ یا کھا گیا اور گو ہم سچے ہی ہیں آپ ہماری بات ماننے والے نہیں۔

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ
وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ
عَنْهُ غَافِلُونَ ﴿١٣﴾

قَالُوا لَئِن آكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ
عُصْبَةٌ إِنَّآ إِذًا لَخَاسِرُونَ ﴿١٤﴾

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَاجْتَمَعُوا أَن يُجْعَلُوهُ
فِي غِيَابَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَذَا وَهُمْ لَا
يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾

وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ
﴿١٦﴾

قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَلِئُ
وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ
الذِّئْبُ وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ
كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾

۱۸۔ اور (مزید یقین دلانے کیلئے) اُس کی تمیض پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے۔ انہوں نے کہا: نہیں (جو کچھ تم کہہ رہے ہو درست نہیں) بلکہ تمہارے نفسوں نے کوئی (بُری) بات اچھی کر کے دکھائی ہے۔ اب صبر کرنا ہی بہتر ہے اور تمہارے بیان پر اللہ ہی کی مدد مانگی جاسکتی ہے۔

۱۹۔ اور (ادھر) ایک قافلہ آپہنچا اور انہوں نے اپنا پانی لانے والا (پنہار اُس کنویں پر) بھیجا اور جیسے ہی اس نے اپنا ڈول ڈالا (اور اُسے ایک لڑکا نظر آیا تو) وہ بول اُٹھا: واہ ایک خوشی کی بات یہ تو ایک لڑکا ہے اور انہوں نے (-پنہارے اور قافلے والوں نے) اُسے مال تجارت کے طور پر ظاہر کیا۔ اللہ ان کے اعمال سے خوب آگاہ تھا۔

۲۰۔ اور (ایسا ہوا کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے) اُسے (اپنا غلام ظاہر کر کے) تھوڑی سی قیمت چند درھموں میں (اس قافلے والوں کے ہاتھ) بیچ ڈالا اور وہ (برادران یوسفؑ) اُس (قیمت کے لینے) میں بھی بے رغبت تھے۔

۲۱۔ اور (یوسفؑ کو لے جا کر قافلے والوں نے مصر میں فروخت کر دیا) مصر کے جس شخص نے اُسے خریدا تھا اس نے اپنی بیوی سے کہا: اس کے

وَجَاءُوا عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ
أَمْرًا فَصَبُّوا جَمِيلًا وَاللَّهُ
الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴿۱۸﴾

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَنْسَلُوا وَارِدَهُمْ
فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا
غُلَامٌ وَأَسْرُوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ
عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿۱۹﴾

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ
مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ
الزَّاهِدِينَ ﴿۲۰﴾

2
14
12

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ
لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَى أَنْ

ٹھہرنے کو عزت و منزلت دینا، اُمید ہے یہ ہمیں فائدہ دے یا ہم اسے بیٹا ہی بنا لیں اس طرح ہم نے یوسفؑ کو ملک میں قدر و منزلت عطا کی اور (یہ سلوک) اس لیے بھی کیا تاکہ اُسے بعض (اُمی) باتوں کی حقیقت بتا کر علم عطا کریں۔ اللہ اپنے امر پر بھی غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

۲۲۔ اور جب وہ اپنی پوری جوانی کو پہنچا تو ہم نے اُسے علم و دانش عطا کی اور اسی طرح ہم اچھے اعمال بجالانے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

۲۳۔ جس عورت کے گھر میں وہ (رہتا) تھا اُس نے اُس سے اُس کی مرضی کے خلاف بڑی نزاکت کے ساتھ (بُرًا) فعل کروانا چاہا۔ تمام دروازے اچھی طرح بند کر لیے (اور) کہا: ادھر۔ انہوں نے کہا اللہ کی پناہ (یہ ہر گز نہیں ہو سکتا) یقیناً وہ (خدائے برتر) میرا رب ہے اُسی نے میرے ٹھہرنے کو قدر و منزلت بخشی ہے۔ ظالم بامراد نہیں ہوا کرتے۔

۲۴۔ اُس عورت نے اُن کا قصد کیا اور وہ بھی اُس عورت کا قصد کر لیتے اگر وہ اپنے رب کا روشن نشان نہ دیکھ چکے ہوتے۔ اسی طرح ہوا تاکہ ہم اُن

يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَلِكَ
مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۗ وَاللَّهُ
غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ۗ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾

وَمَا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا
وَعِلْمًا ۚ وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ
﴿٢٢﴾

وَرَأَوْنَاهُ الَّذِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَنْ
نَفْسِهِ وَعَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ
هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۗ إِنَّهُ رَبِّي
أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۗ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الظَّالِمُونَ ﴿٢٣﴾

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۗ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَنَّ
رَبِّي بُرْهَانَ رَبِّهِ ۗ كَذَلِكَ

سے ہر بدی اور بے حیائی دور کر دیں، وہ یقیناً ہمارے پاک کیے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

۲۵۔ اور دونوں ایک دوسرے سے آگے نکلتے ہوئے دروازے کی طرف لپکے اور (اس نکلتے میں) اُس عورت نے اُن کا تمیض پیچھے سے کھینچا اور کچھ پھاڑ دیا اور (اچانک) اُنہوں نے اُس عورت کے شوہر کو دروازے پر پایا۔ وہ (جھٹ سے) بولی! جو شخص تیرے اہل خانہ کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے اُس کی سزا یہی ہے کہ اُسے قید کر دیا جائے یا کوئی اور دردناک سزا دی جائے

۲۶۔ (یوسفؑ نے) کہا: (بات یوں نہیں بلکہ) اسی نے مجھ سے میری مرضی کے خلاف (بُرا فعل) کروانا چاہا تھا۔ پھر (ایسا ہوا کہ) اُس (عورت) کے خاندان ہی میں سے ایک لائق گواہ نے (قرینے کی یہ) شہادت پیش کی (کہ) اگر اُس کا تمیض آگے سے پھاڑا گیا ہے تو یہ سچی ہے اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

۲۷۔ اور اگر اُس کا تمیض پیچھے سے پھاڑا گیا ہے تو اس (عورت) نے جھوٹ بولا ہے اور وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ
إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ﴿٢٤﴾

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ
مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سِذِّهَا لَدَى
الْبَابِ قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ
بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

قَالَ هِيَ رَأَوْتَنِي عَنْ نَفْسِي
وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ
قَمِيصُهُ قُدٌّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ
وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ﴿٢٦﴾

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدٌّ مِنْ دُبُرٍ
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ
﴿٢٧﴾

۲۸۔۔ پھر جب (عزیز مصر نے) اُن کا قمیض دیکھا کہ وہ پیچھے سے پھاڑا گیا ہے تو وہ حقیقتِ حال سمجھ گیا اور اُس نے اپنی بیوی سے (کہا: یہ بھی تم عورتوں کی ایک تدبیر ہے (کہ اپنی عصمت کی کمزوری کا دوسروں پر الزام لگا دیتی ہو) تمہاری تدبیر بہت سنگین ہوتی ہے۔

۲۹۔ یوسف! آپ اس (معاملے) سے درگزر کریں اور اے عورت!) تو اپنے تصور کی معافی مانگ، دراصل تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔

۳۰۔ اور شہر میں عورتیں (چہ میگوئیاں کرتے ہوئے) کہنے لگیں، فلاں عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام سے اُس کی مرضی کے خلاف (بُرا) فعل کروانا چاہتی ہے۔ اُس کی محبت اُس کے دل کے پردے کو چیر کر اُس میں گھر کر گئی ہے۔ ہم تو اس عورت کو صریح غلطی پر دیکھتی ہیں۔ (یہ اپنی محبت میں بہت دور نکل گئی ہے)۔

۳۱۔ جب اُس عورت نے اُن (کی یہ طعن و ملامت) کی بات سنی تو اُنہیں بلوا بھیجا، اُن (کی دعوت) کیلئے فرش فروش اور مسند تیار کی (اُن کے آنے پر) ان میں سے ہر ایک کو (پھل وغیرہ کھانے

فَلَمَّا رَأَى قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِ كُنَّ إِنَّ كَيْدَ كُنَّ
عَظِيمٌ (۲۸)

يُوسُفُ أَعْرَضَ عَنِ هَذَا
وَاسْتَعْفِرِي لِدُنْبِكَ إِنَّكَ
كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ (۲۹)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ
الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ
قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي
ضَلَالٍ مُبِينٍ (۳۰)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ
إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكًا وَآتَتْ
كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ
اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ

کیلئے) ایک چھری دی اور (یوسف سے) کہا: اُن کے سامنے باہر آؤ جب اُنہوں نے اُسے دیکھا تو اسے بہت بڑی شان کا (انسان) پایا (تعجب سے منہ میں دے کر) اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور کہا: اللہ پاک ہے، یہ تو انسان نہیں یہ تو کوئی بزرگ فرشتہ ہے۔

۳۲۔ اُس عورت نے کہا: (دیکھ لیا) یہ ہے وہ شخص جس کے متعلق تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔ میں نے ہی اس سے اُس کی مرضی کے خلاف (بُرا) فعل کروانا چاہا تھا مگر یہ بچا رہا اور اب (اُسے سنا کے کہے دیتی ہوں) کہ جو میں اُسے کہتی ہوں اگر اس نے وہ کام نہ کیا تو ضرور اسے قید کر دیا جائیگا اور یقیناً خوار لوگوں میں سے ہوگا۔

۳۳۔ (یہ سن کر یوسف نے) کہا: میرے رب! جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلاتی ہیں اُس سے مجھے قید (میں رہنا) کہیں زیادہ پسند ہے۔ اگر آپ ان کی تدبیر مجھ سے نہیں ہٹائیں گے تو (ہو سکتا ہے کہ) اُن کی طرف جھک جاؤں گا اور جاہلوں میں شامل ہو رہوں گا۔

۳۴۔ سو اُن کے رب نے اُن کی دعا قبول کر لی اور اُن عورتوں کی تدبیر اُن سے دور کر دی، وہ خوب سننے والا، کامل طور پر آگاہ ہے۔

أَكْبَرَنَّهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ﴿۳۱﴾

قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ۖ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ ۖ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا أَمَرُهُ لَيَكُونَنَّ وَلَيْكُونًا ۚ مِنَ الصَّاغِرِينَ ﴿۳۲﴾

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿۳۳﴾

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۴﴾

۳۵۔ پھر (یوسفؑ کی بے گناہی کے) نشانات دیکھ چکنے کے بعد بھی اُن لوگوں کو یہی سوچھا کہ وہ (یوسفؑ کو فی الحال) کچھ وقت کیلئے تو ضرور قید کر دیں، (چنانچہ یوسفؑ کو قید کر دیا گیا)۔

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوْا
الآيَاتِ لَيْسَجُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ
(۳۵)

4
6
14

۳۶۔ قید میں اُس کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل ہوئے۔ اُس میں سے ایک نے (ایک روز یوسفؑ سے) کہا: میں (رُؤیاء میں) اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ انگور نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں (رُؤیاء میں) اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اُٹھائے ہوئے ہوں جس میں سے پرندے (نوح نوح کر) کھا رہے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتائیں۔ ہم تمہیں احسان کرنیوالوں میں سے سمجھتے ہیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانٍ قَالَ
أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا
وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ
رَأْسِي خُبْرًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ
نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ
الْمُحْسِنِينَ (۳۶)

۳۷۔ (یوسفؑ نے) کہا: (گھبراؤ نہیں!) جو کھانا تمہیں دیا جاتا ہے وہ اس حالت ہی میں تمہارے پاس آئے گا کہ اس کے تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے اس (رُؤیاء) کی تعبیر تمہیں بتا چکا ہوں گا۔ (مجھ میں تعبیرِ رُؤیاء کی) یہ (اہلیت) اس وجہ سے ہے کہ میرے رب نے مجھے (یہ) علم عطا کیا ہے۔ میں اُن لوگوں کا مذہب جو اللہ پر ایمان نہیں

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ
إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ
يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَلِكُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي
إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ
(۳۷)

رکھتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں چھوڑ چکا ہوں۔

۳۸۔ اور میں نے اپنے باپ دادا۔ ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مذہب کی پیروی کی ہے۔ کسی چیز کو بھی اللہ کا شریک بنانا ہمیں مناسب نہیں۔ یہ (تعلیم توحید) ہم پر اور دوسرے لوگوں پر اللہ کا فضل ہے لیکن بہت سے لوگ اس (نعت) کی قدر نہیں کرتے۔

۳۹۔ اے قید خانے کے میرے دوستھیو! کیا کئی الگ الگ خداوند اچھے یا اللہ جو اکیلا اور سب پر غالب ہے۔

۴۰۔ اسے چھوڑ کر تم محض چند (فرضی) ناموں ہی کی جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں پرستش کر رہے ہو۔ اللہ نے اُن کے حق میں کوئی دلیل نہیں اُتاری۔ فرمانروائی صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے، لیکن بہت سے لوگ نہیں جانتے۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿۳۸﴾

يَا صَاحِبِي السِّجْنِ أَلَمْ يَأْتِ مُتَّفَقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَّاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۰﴾

۴۱۔ اے قید خانہ کے میرے دوستھیو! (اب اپنے اپنے رؤیاء کی تعبیر سن لو) تم میں سے ایک تو اپنے آقا (۔ شاہ مصر کی ساتی گیری کرے گا اور اُس) کو شراب پلایا کرے گا۔ رہا دوسرا تو وہ صلیب پر مارا جائے گا۔ پھر پرندے اس کے سر پر سے (گوشت نونچ نونچ کر) کھائیں گے، (لو) جس کے متعلق تم دریافت کر رہے تھے اُس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے۔

۴۲۔ اُن دونوں میں سے جس کے متعلق اُنہیں یقین تھا کہ وہ بچ جانے والا ہو گا اُسے کہا: اپنے آقا کے پاس میرا تذکرہ کرنا۔ مگر شیطان نے اُس (بچ جانے والے قیدی) کو اپنے آقا کے پاس (اُن کا) ذکر کرنا بھلا دیا اور اس وجہ سے (یوسفؑ) کئی برس قید میں رہے۔

۴۳۔ (پھر ایسا ہوا کہ ایک دن) بادشاہ نے کہا: میں (رؤیاء میں) سات موٹی گائیں دیکھتا ہوں جنہیں سات ڈبلی (گائیں) کھا رہی ہیں، (پھر دیکھا کہ) سات بالیں سبز ہیں اور کچھ اور خشک، اے اشراف دربار! اگر تم رؤیاء کی تعبیر کر سکتے ہو تو میرے رؤیاء کی تعبیر بتاؤ۔

يَا صَاحِبِي السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُ كَمَا
فَيَسْقِي رَبَّهُ حَمْرًا^ط وَأَمَّا الْآخَرُ
فَيَصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ^ج
قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ
(۴۱)

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا
اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ
الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي
السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ (۴۲)

5
ح
15

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ بَقَرَاتٍ
سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ
سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ يَا
أَيُّهَا الْمَلَأُ أُنْتَوِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ
كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ (۴۳)

۴۴۔ اُنہوں نے کہا (یہ ایسی چیز ہے جیسی پرانگندہ خوابیں اور ہم تو ایسے خوابوں کا کوئی حال نہیں جانتے۔

۴۵۔ اُن دو (قیدیوں) میں سے جو شخص بچ گیا تھا اور جسے ایک عرصہ بعد (اب یوسفؑ) یاد آئے تھے اُس نے کہا: میں تمہیں اس (رُویاء) کی حقیقت سے آگاہ کر دوں گا اس کے لیے مجھے بھیجو (میں ایک جگہ سے پتالے کر آتا ہوں)۔

۴۶۔ (چنانچہ وہ قیدخانہ میں گیا اور کہا: یوسفؑ! اے کامل راستباز! ہمیں تعبیر بتاؤ (کوئی شخص رویاء میں دیکھتا ہے کہ) سات موٹی گائیں ہیں جنہیں سات دہلی (گائیں) کھا رہی ہیں۔ اور سات سبز بالیں ہیں اور کچھ اور خشک، تاکہ میں ان لوگوں کے پاس واپس جاؤں کہ وہ بھی (آپ کی قدر و منزلت) جان لیں۔

۴۷۔ یوسفؑ نے (رُویاء کی تعبیر اور پیشگوئی کرتے ہوئے) کہا: تم سات برس تک مسلسل جدوجہد سے کاشت کرو گے، پس جو کچھ کاٹو اُسے بجز تھوڑے حصے کے جو تم استعمال کر لو اُس کی بالوں ہی میں رہنے دینا۔

قَالُوا أَضْعَافٌ أُحْلَامٍ^ط وَمَا نَحْنُ بِعَاوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالَمِينَ ﴿٤٤﴾

وَقَالَ الَّذِي بَخَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَنْتُمْ سَلُونَ ﴿٤٥﴾

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعُ عِجَافٍ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾

قَالَ تَذَرُنَّ عُونَ سَبْعِ سِنِينَ دَابَّاتٍ فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ﴿٤٧﴾

۴۸۔ پھر اُس کے بعد سات سخت (تنگی اور قحط کے سال) آئیں گے جو اُس (سب ذخیرے) کو جو تم نے (اُن سالوں کے لئے) پہلے سے بچا رکھا اور جمع کر رکھا ہو گا اُس قلیل مقدار کے سوا جسے تم محفوظ کر لو کھا جائیں گے۔

۴۹۔ پھر اُس کے بعد ایک ایسا بارشوں والا برس آئے گا جس میں (بارانِ رحمت سے) لوگوں کی تنگی دور کر دی جائے گی اور اس میں وہ (پھل اور بیج وغیرہ) نچوڑیں گے۔

۵۰۔ بادشاہ نے (یہ معلوم کر کے کہ تعبیرِ یوسفؑ نے کی ہے) کہا: اُسے میرے پاس لاؤ۔ جب (بادشاہ کا) پیغامبر اُن کے پاس آیا (اور پیغام پہنچایا تو) اُنہوں نے کہا: اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور اُس سے (میری طرف سے) پوچھو: اُن عورتوں کا توجہ طلب کیا معاملہ تھا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ میرا رب اُن کی تدبیر سے اچھی طرح آگاہ ہے۔

۵۱۔ (چنانچہ بادشاہ نے اُن عورتوں سے) کہا: وہ اہم بات کیا تھی جب تم نے یوسف سے اُس کی مرضی کے خلاف ایک فعل کروانا چاہا تھا۔ اُنہوں نے کہا: وہ اللہ کی خاطر (بدی کے ارتکاب سے) ڈرا

تُمْ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا
تُحْصُونَ ﴿٤٨﴾

تُمْ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ
يُعَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ
﴿٤٩﴾

6
7
16

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ
الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ
فَأَسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي
قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ
عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾

قَالَ مَا خَطْبُكَ إِنَّ دِرَّاءَ دُونِ
يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ
مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَالَتِ

تھا۔ ہم نے اس میں بُرائی کی کوئی بھی بات نہیں پائی۔ عزیز کی بیوی نے بھی کہا: اب سچائی بالکل کھل گئی ہے میں نے ہی اُس سے اُس کی مرضی کے خلاف (بُرا) فعل کروانا چاہا تھا اور وہ یقیناً راستبازوں میں سے ہے۔

۵۲۔ (یوسفؑ نے کہا!) یہ (تحقیق میں نے) اس لیے (کروائی) تاکہ (عزیز) جان لے کہ میں نے اُس کی غیر موجودگی میں ہر گز اُس کی خیانت نہیں کی تھی اور یہ کہ اللہ خیانت کرنیوالوں کی تدبیر کو کبھی منزل مقصود تک نہیں پہنچاتا۔

أَمْرَأْتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾

ذَلِكَ لِيَعْلَمَ أَتَى لَمْ أَحْنَهُ بِالْغَيْبِ
وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ
﴿٥٢﴾